احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 47-82 نمبر 36 | سوموار 9 شوال۔ 1417ھ 17 تبلیغ 1376ہش 17 فروری 1997ء

حقیقی نیکی یہ ہے کہ نوع انسان کی خدمت کی جائے

تقویٰ کے معنی ہیں بدی کی باریک راہوں سے پرہیز کرنا مگر یاد رکھو نیکی اتنی نہیں کہ ایک شخص کہے کہ میں نیک ہوں اس لئے کہ میں نے کسی کا مال نہیں لیا۔ نقب زنی نہیں کی۔ چوری نہیں کرتا۔ بدنظری اور زنا نہیں کرتا۔ ایسی نیکی عارف کے نزدیک ہنسی کے قابل ہے کیونکہ اگر وہ ان بدیوں کا ارتکاب کرے اور چوری یا ڈاکہ زنی کرے تو وہ سزا پائے گا۔ پس یہ کوئی نیکی نہیں کہ جو عارف کی نگاہ میں قابل قدر ہو بلکہ اصلی اور حقیقی نیکی یہ ہے کہ نوع انسان کی خدمت کرے اور اس کی راہ میں کامل صدق اور وفاداری دکھلائے اور اس کی راہ میں جان دینے تک تیار ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

تم لوگ سچے دل سے توبہ کرو، (فجر سے قبل کی عبادت) میں اٹھو، دعا کرو، دل کو درست کرو، کمزوریوں کو چھوڑ دو اور خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق اپنے قول و فعل کو بناؤ۔ یقین رکھو کہ جو اس نصیحت کو ورد بنائے گا اور عملی طور سے دعا کرے گا اور عملی طور پر التجاء خدا کے سامنے لائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر فضل کرے گا اور اس کے دل میں تبدیلی ہوگی۔ خدا تعالیٰ سے ناامید مت ہو۔

بر کریماں کارہا دشوار نیست

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم کو کیا کوئی ولی بننا ہے؟ افسوس انہوں نے کچھ قدر نہ کی بیشک انسان نے (خدا کا) ولی بننا ہے۔ اگر وہ صراط مستقیم پر چلے گا تو خدا بھی اس کی طرف چلے گا اور پھر ایک جگہ پر اس کی ملاقات ہوگی۔ اس کی اس طرف حرکت خواہ آہستہ ہو گی لیکن اس کے مقابل خدا تعالیٰ کی حرکت بہت جلد ہو گی۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 28)

خدا سے پیار کرنے والے ہر چیز اس کی راہ میں قربان کرتے ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

خدا کے بندے۔ خدا سے پیار کرنے والے تو خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر چیز قربان کرکے بھی صبر اور استقامت اور پختگی کے ساتھ اپنی وفا پر قائم رہتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے دامن کو چھوڑتے نہیں لیکن بعض انسان ایسے ہیں جو فطرت کا غلط استعمال کرتے ہیں اور جہاں صبر کرنا چاہئے وہاں بے صبری سے کام لیتے ہیں اور جہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان کے اوقات میں خواہ وہ کسی قسم کا ہو بشاشت قائم رکھتے ہوئے صبر سے کام لینا چاہئے وہاں صبر کا نمونہ نہیں دکھاتے یا اپنے بھائیوں کے لئے مال خرچ کرکے ان کی خاطر تکلیف اٹھا کر انہیں سکھ پہنچانے کے لئے جو نیکیاں کرنی چاہئیں۔ اس تکلیف کو وہ بھائی کی خاطر قبول نہیں کرتے اور اس پر صبر نہیں کرتے

ھلوع میں یہ معنی بھی آ جاتے ہیں یعنی فطرت کے اندر نیکی کی جو صلاحیتیں ہیں ان سے وہ کام نہیں لیتے بلکہ ان کی طبیعتیں برائی کی طرف مائل ہوتی ہیں (-) جب ان کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ بے صبری سے کام لیتے ہیں اور بے صبرے ہو جاتے ہیں۔

(-) جب کوئی بھلائی ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہنچتی ہے۔ ان کے اموال میں خدا برکت ڈالتا ہے ان کی تجارتیں نفع مند ثابت ہوتی ہیں۔ ان کی کھیتیاں زیادہ پیداوار دینی شروع کر دیتی ہیں۔ ان کے باغات کو اچھا اور زیادہ پھل لگتا ہے، اس دنیا میں ہزاروں قسم کی چیزیں ہمیں نظر آتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کو عطا کی جاتی ہیں۔ اس وقت انسان کی فطرت میں یہ بات رکھی گئی ہے کہ وہ خدا کی خاطر اور اس کی رضا کے لئے اپنے اموال کو خرچ کرتا ہے اور (-) یہ سمجھتا ہے کہ جو کچھ ہمیں خدا تعالیٰ کی طرف سے دیا گیا ہے اس میں صرف ہم ہی حصہ دار نہیں بلکہ ہمارے سارے بھائی اس میں برابر کے شریک اور حصہ دار ہیں۔ لیکن وہ لوگ اپنی فطرت کی اس صلاحیت کا صحیح استعمال کرنے کی بجائے حرص اور شح سے کام لے کر اور بخل سے کام لے کر اپنے آپ کو نیکیوں سے محروم کر دیتے ہیں اس کی مثالیں آپ کو ہر جگہ مل جائیں گی لیکن اپنی بھیانک شکل میں اس کی مثالیں ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں جو (صاحب ایمان) نہیں۔ لیکن جو لوگ کمزور ایمان والے ہیں یا جو ابھی زیر تربیت ہیں ان میں بھی آپ کو نظر آتی ہیں۔ ذرا سی تکلیف پہنچی اور شور مچا دیا۔ جزع فزع شروع کر دی۔

باقی صفحہ 7 پر

تقریب نکاح و رخصتانہ

○ عزیزہ مکرمہ محمودہ بشریٰ یاسمین صاحبہ بنت مکرم میر عبدالرشید تبسم صاحب مربی سلسلہ کا نکاح مورخہ یکم دسمبر 1996ء کو ہمراہ مکرم طارق محمود صاحب ابن مکرم ڈاکٹر منیر احمد صاحب کرونڈی (سندھ) بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم میر عبدالباسط صاحب نائب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے گلشن اقبال کراچی میں پڑھا۔ اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اس موقع پر مکرم نواب مودود احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے دعا کروائی جس میں احباب جماعت کراچی کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ مورخہ 3۔ دسمبر 1996ء کو مکرم ڈاکٹر منیر احمد صاحب نے کرونڈی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ احباب اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کریں۔

ولادت

○ مکرم وحید احمد ناصر صاحب کارکن نظارت اشاعت شعبہ سمعی و بصری کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 97-1-5 کو پہلی بچی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام حضرت صاحب نے نویدہ وحید عطا فرمایا ہے۔ اور بچی کو وقف نو کی مبارک تحریک میں بھی شامل فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو باعمر خادمہ دین اور سعادت مند بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبدالعلیم فاروق مہتہ صاحب کراچی سے لکھتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم عبدالسمیع مہتہ ابن مکرم عبدالقادر صاحب مہتہ مورخہ 30۔ جنوری بروز جمعرات بوجہ ہارٹ اٹیک وفات پا گئے۔ عزیزم عبدالسمیع مہتہ حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی رفیق حضرت بانی جماعت احمدیہ کے پوتے تھے۔

احباب جماعت سے عزیز کی بلندی درجات کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

○ مکرم محمد زاہد صاحب مربی سلسلہ جڑانوالہ کے والد محترم نور محمد صاحب دارالعلوم جنوبی ربوہ مورخہ 11۔ دسمبر 1996 کو رات سات بجے انتقال کر گئے۔ موصوف کی عمر 75 سال تھی۔ آپ ایک عرصہ سے اعصابی تکلیف میں مبتلا تھے۔ احباب کرام ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کریں۔

ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی کے متعلق ہو خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو بچو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

17- تبلیغ 1376 ھش   17 - فروری 1997ء

نیکی کی طاقت-اور دعا

اگرچہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ انسان گنہگار پیدا ہوتا ہے لیکن ہم اس سے ہرگز اتفاق نہیں کرسکتے۔ اس لئے کہ گناہ نام ہے اس بات کا کہ انسان نیکی کو چھوڑ کر اس کے بالمقابل کچھ اور کرے۔ جب نیکی کو ترک کرتا ہے تو گناہ کی طرف مائل ہوتا ہے۔ جب اس نے پیدائش کے وقت کسی نیکی کو ترک ہی نہیں کیا تو اسے گنہگار کس طرح کہا جاسکتا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ دنیا میں آنے کے بعد اس کے صحیح راستے سے ہٹ جانے کا امکان ہو تو مانا جاسکتا ہے لیکن اس کا بھی یہی مطلب ہوگا کہ اس نے نیکی کا راستہ چھوڑ دیا ہے اور برائی کے راستے پر چل پڑا ہے۔ منطقی طور پر یہ بات کسی طرح بھی ثابت نہیں کی جاسکتی کہ انسان گنہگار پیدا ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ نیک پیدا ہوتا ہے۔ اور جب تک اس کی نیک فطرت مسخ نہ ہو وہ نیکیوں کی طرف مائل رہتا ہے اور نیک ہی کہلاتا ہے۔

خدا تعالیٰ نے ' جو اس دنیا کو ہمیشہ بہتر دیکھنا چاہتا ہے ' انسان کو نیکی کی طاقتیں دے کر اس دنیا میں بھیجا ہے۔ ہر انسان نیکی کی طاقتیں لے کر آتا ہے۔ لیکن اگر یہ کہا جائے کہ خدا تعالیٰ نے نیکی کی طاقتیں دی ہیں اور وہ نیکی کے علاوہ کچھ کر ہی نہیں سکتا تو اسے کسی جزا کے ملنے کی توقع بھی نہیں رکھنی چاہئے۔ کیونکہ اگر وہ نیکی ہی کرنے پر مجبور ہے اور نیکی کرتا چلا جاتا ہے تو برائی نہ کرنے کا اسے اعزاز کیسے دیا جاسکتا ہے۔ نیکی کی طاقت دے کر اللہ تعالیٰ نے اسے یہ اختیار بھی دیا ہے کہ وہ چاہے تو نیکیاں کرے اور اگر وہ چاہے تو اپنے آپ کو برائی میں ملوث کرلے اور یہ اختیار دینے کا مقصد یہ ہے کہ اس کی نیکی کی طاقتوں کو سراہا جائے اور اگر وہ نیکی کی طاقتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے نیکیاں کرے تو اس کی جزا دی جائے۔ آخر اس نے برائی کا راستہ اختیار نہیں کیا۔ نیکیوں پر قدم مارا ہے۔ تو اسے نیکی کی جزا کیوں نہ دی جائے۔ پس نیکی کی جزا دینے کے لئے اسے یہ اختیار دیا گیا کہ اگر وہ از خود چاہے تو نیکی کے راستے سے ہٹ جائے۔ اگرچہ خدا تعالیٰ تو یہ نہیں چاہتا۔ نیکی کے راستے سے ہٹنا خدا تعالیٰ کی منشا اور مرضی کے خلاف چلنا ہے۔ پس یہ بات سمجھ لینے کے بعد کسی شک کی گنجائش نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو نیکی کی طاقتیں دے کر دنیا میں بھیجا ہے۔ اور یہاں آکر وہ اپنی راہیں متعین کرتا ہے۔ چاہے تو نیکی کی راہ پر چلتا رہے اور چاہے تو اپنا اختیار استعمال کرکے برائی کی طرف مائل ہو جائے۔

ان دو باتوں کے علاوہ ایک تیسری بات بھی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ نیکی کی طاقتیں ملنے کے باوجود وہ کس حد تک نیکی کی طرف مائل ہوتا ہے۔ اگر وہ چاہے تو نیکی کی طرف بہت کم مائل ہو اور اگر وہ چاہے تو نیکی کی طرف بہت زیادہ مائل ہو۔ یہ میلان اسے کہاں سے ملتا ہے۔ دراصل میلان تو اس میں موجود ہوتا ہے۔ لیکن اس کا دعا کے ساتھ بہت زیادہ تعلق ہے۔ اگر وہ نیکیاں کرتا ہے اور خدا تعالیٰ سے دعا کرے کہ اسے زیادہ نیکیوں کی توفیق ملے اور اس کی نیکیوں کی طاقت کو بڑھاوا ملے۔ یہ دعا اسے برائی سے بھی دور رکھے گی اور اس کی نیکی کی طاقت کو بھی مزید طاقت عطا کرتی رہے گی۔

پس نیکیوں کی طاقت لے کر آنا اور اس دنیا میں اپنے اختیار سے برائی کی طرف مائل ہو سکنا اور دعا کی طاقت کا استعمال کرنا یہ تین باتیں ایسی ہیں جو اس کے کردار کو بناتی ہیں۔ دعا نہ کرے تو نیکی کی طاقت بھی چھن جانے کا امکان ہے۔ کم از کم یہ ہوگا کہ نیکی کی طاقت بڑھے گی نہیں۔ کم ہوگی۔ اور یہ طاقت کم ہوتے ہوتے اسے برائی کی طرف مائل کردے گی۔ لیکن دعا کرے تو اسی طاقت کو اس حد تک آگے لے جاسکتا ہے کہ اسے کبھی برائی کا خیال بھی نہ آئے۔ اسے کبھی اپنے اس اختیار کو استعمال کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے کہ وہ نیکی کو چھوڑ کر بدی کی راہوں پر چل پڑے۔

جہاں تک دعا کا تعلق ہے یہ انسان کی صلاحیتوں کو مزید اجاگر کرنے کا ذریعہ ہے۔ صلاحیتیں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ صلاحیتوں سے انکار ہو بھی نہیں سکتا۔ لیکن یہ صلاحیتیں بھی انسان کو کہاں تک لے جاسکتی ہیں یہ بات دعا کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ دعا اسے قوت ارادی بھی دیتی ہے اور خدا تعالیٰ کی مدد کو بھی اس کے شامل حال کرتی ہے۔ اور اس کی نیکی کی صلاحیتوں کو نیکی کی طاقتوں کو بڑھاوا ملتا ہے۔ اور پھر وہ اپنے اختیار کو بھی بدی کی بجائے نیکی ہی کے لئے استعمال کرتا ہے۔

پس یہ تین باتیں ہمیشہ ہمارے سامنے رہنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں نیکی کی طاقتیں دے کر اس دنیا میں بھیجا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ اختیار بھی دیا ہے کہ ہم چاہیں تو نیکی کی راہ کو ترک کرکے بدی کی راہ پر چل پڑیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں دعا کرنے کا موقعہ بھی دیا ہے کہ ہم دعا کرتے ہوئے اپنی نیکی کی طاقتوں کو مزید بڑھانے کی کوشش کریں۔ جیسے جیسے یہ طاقتیں بڑھیں گی ویسے ویسے بدی کا اختیار کم ہوگا۔ اور ہم اپنی زندگی کو بہتر سے بہتر بنا سکیں گے۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں نیکیوں کی طاقت کو دعا کے ذریعہ مزید طاقت ور بنانے کی توفیق عطا کرے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

عربی کے عجائبات میں سے ایک یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اور متفرق زبانوں میں جس قدر خواص ہیں اس میں وہ سب جمع ہیں...... پس جبکہ غور کرنے اور پوری پوری خوض اور عمیق تحقیقات کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت زبان عربی تمام زبانوں کے خواص متفرقہ کی جامع ہے تو اس سے بالضرورت ماننا پڑتا ہے کہ تمام زبانیں عربی کی ہی فروعات ہیں۔

بعض لوگ اعتراض اٹھاتے ہیں کہ اگر تمام زبانوں کی جڑ اور اصل ایک ہی زبان کو تسلیم کیا جائے تو عقل اس بات کو قبول نہیں کر سکتی کہ صرف تین چار ہزار برس تک ایسی زبانوں میں جو ایک ہی اصل سے نکلی تھیں۔ اس قدر فرق ظاہر ہو گیا ہو۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اعتراض درحقیقت از قبیل بنیاد فاسد بر فاسد ہے۔ ورنہ یہ بات قطعی طور پر طے شدہ نہیں کہ عمر دنیا کی صرف چار یا پانچ ہزار سال برس تک گزری ہے اور پہلے اس سے زمین و آسمان کا نام و نشان نہ تھا۔ بلکہ نظر عمیق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دنیا ایک مدت دراز سے آباد ہے۔ ماسوا اس کے اختلاف السنہ کے لئے صرف باہمی بُعد زبان یا مکان سبب نہیں بلکہ اس کا ایک قوی سبب یہ بھی ہے کہ خط استوا کے قرب یا بعد اور ستاروں کی خاص وضع کی تاثیر اور دوسرے نامعلوم اسباب سے ہر یک قسم کی زمین اپنے باشندوں کی فطرت کو ایک خاص حلق اور لہجہ اور صورت تلفظ کی طرف میلان دیتی ہے۔ اور وہی محرک رفتہ رفتہ ایک خاص وضع کلام کی طرف لے آتا ہے۔ اسی وجہ سے دیکھا جاتا ہے کہ بعض ملک کے لوگ حرف زا بولنے پر قادر نہیں ہو سکتے اور بعض را بولنے پر قادر نہیں ہو سکتے۔ جیسے انسانوں میں ملکوں کے اختلاف سے رنگوں کا اختلاف عمروں کا اختلاف اخلاق کا اختلاف امراض کا اختلاف ایک ضروری امر ہے ایسا ہی یہ اختلاف بھی ضرور ہے۔ کیونکہ انہیں موثرات کے نیچے زبانوں کا بھی اختلاف ہے۔ پس یہ خیال ایک دھوکا ہے کہ یہ اختلاف کیوں ہزارہا برس سے ایک ہی حد تک رہا۔ اس سے آگے نہ بڑھا۔ کیونکہ موثرات نے جس قدر اختلاف کو چاہا اسی قدر ہوا۔ اس سے زیادہ کیونکہ ہو سکتا۔ یہ ایسا ہی سوال ہے جیسا کہ کوئی کہے کہ اختلاف امکنہ میں رنگوں اور عمروں اور مرضوں اور اخلاق کا اختلاف ہو گیا۔ یہ کیوں نہ ہوا کہ کسی جگہ ایک آنکھ کی جگہ دس آنکھیں ہو جاتیں۔ سو ایسے وہم کا بجز اس کے ہم کیا جواب دے سکتے ہیں کہ یہ اختلاف یونہی بے قاعدہ نہیں تھا بلکہ ایک طبعی قاعدہ کے نیچے تھا۔ سو جس قدر قاعدہ نے تقاضا کیا اسی قدر اختلاف بھی ہوا۔ غرض جو کچھ موثرات سماوی ارضی کی وجہ سے انسان کی بناوٹ خلق یا خیالات کی طبعی رفتار میں تبدیلی پیدا ہوئی ہے وہ تبدیلی بالضرورت سلسلہ کلمات میں تبدیلی ڈالتی ہے۔ لہٰذا وہ طبعاً اختلاف پیدا کرنے کے لئے مجبور ہوتی ہیں اور اگر کوئی دوسری زبان کا لفظ ان کے زبان میں پہنچے تو وہ عمداً اس میں بہت کچھ تبدیلی کر دیتے ہیں۔ پس یہ کیسی اعلیٰ درجہ کی دلیل اس بات پر ہے کہ وہ اپنی خلقت کے لحاظ سے جو موثرات ارضی سماوی سے متاثر ہے فطرتاً تبدیل کے محتاج ہیں۔

شائد پھر کوئی دھوکہ کھا کر یہ سوال پیش کر دے کہ ہم باوجود اس کے کہ جانتے بھی ہیں کہ خدا موجود ہے اور یہ بھی جانتے ہیں کہ گناہوں کی سزا ہو گی۔ پھر بھی ہم سے گناہ ہوتا ہے۔ اس لئے ہم کسی اور ذریعہ کے محتاج ہیں۔ تو ہم اس کا وہی جواب دیں گے جو پہلے دے چکے ہیں کہ ہرگز ممکن نہیں اور کسی طرح ممکن نہیں کہ تم اس بات کی پوری بصیرت حاصل کر کے کہ گناہ کرنے کے ساتھ ہی ایک بجلی کی طرح تم پر سزا کی آگ برسے گی پھر بھی تم گناہ پر دلیر ہو سکو گے یہ ایسی فلاسفی ہے جو کسی طرح ٹوٹ نہیں سکتی۔ سوچو اور خوب سوچو کہ جہاں جہاں سزا پانے کا پورا یقین تمہیں حاصل ہے وہاں تم ہرگز اس یقین کے برخلاف کوئی حرکت نہیں کر سکتے۔ بھلا بتلاؤ کیا تم آگ میں اپنا ہاتھ ڈال سکتے ہو۔ کیا تم پہاڑ کی چوٹی سے نیچے اپنے تئیں گرا سکتے ہو۔ کیا تم کنوئیں میں گر سکتے ہو۔ کیا تم چلتی ہوئی ریل کے آگے لیٹ سکتے ہو۔ کیا تم شیر کے منہ میں اپنا ہاتھ دے سکتے ہو۔ کیا تم دیوانہ کتے کے آگے اپنا پیر کر سکتے ہو۔ کیا تم ایسی جگہ ٹھہر سکتے ہو جہاں بڑی خوفناک صورت سے بجلی گر رہی ہے۔ کیا تم ایسے گھر سے جلد باہر نہیں نکلتے جہاں شہتیر ٹوٹنے لگا ہے۔ یا زلزلہ سے زمین نیچے کو دھنسنے لگی ہے۔ بھلا تم میں سے کون ہے جو ایک زہریلے سانپ کو اپنے پلنگ پر دیکھے اور جلد کود کر نیچے نہ آجائے۔ بھلا ایک ایسے شخص کا نام تو لو کہ جب اس کے کوٹھے کو جس کے اندر وہ سوتا تھا آگ لگ جائے تو وہ سب کچھ چھوڑ کر باہر کو نہ بھاگے۔ تو اب بتلاؤ کہ ایسا تم کیوں کرتے ہو اور کیوں ان تمام موذی چیزوں سے علیحدہ ہو جاتے ہو۔ مگر وہ گناہ کی باتیں جو ابھی میں نے لکھی ہیں ان سے تم علیحدہ نہیں ہوتے۔ اس کا کیا سبب ہے۔ پس یاد رکھو کہ وہ جواب جو ایک عقلمند پوری سوچ اور عقل کے بعد دے سکتا ہے وہ یہی ہے کہ ان دونوں صورتوں میں علم کا فرق ہے۔ یعنی خدا کے گناہوں میں اکثر انسانوں کا علم ناقص ہے۔ اور وہ گناہوں کو برا تو جانتے ہیں مگر شیر اور سانپ کی طرح نہیں سمجھتے۔ اور پوشیدہ طور پر ان کے دلوں میں یہ خیالات ہیں کہ یہ سزائیں یقینی نہیں ہیں۔ یہاں تک کہ خدا کے وجود میں بھی ان کو شک ہے کہ وہ ہے یا نہیں۔ اور ہے تو پھر کیا خبر کہ روح کو بعد مرنے کے بقا ہے یا نہیں۔ اور اگر بقا بھی ہے تو پھر کیا معلوم کہ ان جرائم کی کچھ سزا بھی ہے یا نہیں۔

باقی صفحہ 6 پر

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ یہ نصیحت فرماتا ہے کہ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو پیشتر اس کے کہ وہ دن آجائے جب نہ تو کوئی سودا بازی ہو گی، نہ کوئی دوستی کام آئے گی، نہ کچھ سفارش چلے گی تم اللہ کی راہ میں جو کچھ اس نے تمہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرو۔

اس (-) میں جو سودے بازی والا حصہ ہے اس کے سمجھنے میں کچھ مشکلات پیش آتی ہیں۔ جب ہم یہی مضمون (کلام الٰہی) میں زیادہ وضاحت سے دیکھتے ہیں تو اس معاملہ کو سمجھنے میں اور بھی زیادہ دقت پیش آتی ہے۔ دوسری جگہ (کلام الٰہی) فرماتا ہے کہ اس دن سے ڈرو جس دن تمہارے گناہوں کے بدلہ میں کوئی بھی اس کے برابر وزن کا مال فدیہ کے طور پر قبول نہیں کیا جائے گا۔ مطلب یہ ہے کہ تم اموال دے کر خدا سے اپنی جانوں کو چھڑا نہیں سکو گے۔ ایک اور جگہ یہ فرمایا کہ اگر تم پہاڑوں کے برابر سونا بھی پیش کرو تو وہ بھی قبول نہیں کیا جائے گا اور رد کر دیا جائے گا۔ اس سے دو باتیں ذہن میں ابھرتی ہیں۔ اول یہ کہ مرنے کے بعد انسان مادی دنیا کو پیچھے چھوڑ جاتا ہے اور یہاں سے وہاں کچھ منتقل نہیں کر سکتا اس لئے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کوئی "عدل" پیش کرے یا اس سے بڑھ کر کچھ پیش کرے یا کسی قسم کی سودا بازی کا گمان بھی اس کے دل میں پیدا ہو۔ دوسرے (کلام الٰہی) تو خود وضاحت سے فرما رہا ہے کہ یوم الدین تو وہ دن ہے (-) کہ جو کچھ کسی کا تھا وہ بھی اس کا نہیں رہے گا، تمام ملکیت، تمام کائنات کلیتہً اپنے رب کی طرف لوٹ چکی ہو گی۔ (-) نہ کوئی اپنی جان کے لئے کسی چیز کا مالک ہو گا نہ کسی دوسری جان کے لئے کسی چیز کا مالک ہو گا۔ اس وضاحت کے بعد اس بیچارے نے سودا بازی کیا کرنی ہے اور پیش کیا کرنا ہے۔ عدل کا خیال؟ اس سے بڑھ کر دینے کا تصور؟ یہ ساری چیزیں موہوم اور بے تعلق سی دکھائی دینے لگتی ہیں۔ اس لئے لازماً اس (-) کا کوئی ایسا مفہوم ہے جو دوسری (-) روشنی میں اطلاق پاتا ہے، جو ایک حقیقت رکھتا ہے اور اسے سمجھے بغیر اس مضمون کا حق ادا نہیں کیا جا سکتا جس کی طرف خدا تعالیٰ توجہ دلا رہا ہے۔

جب ہم دنیا میں مالی قربانی پر نظر ڈالتے ہیں تو ایک جہت سے ہم اسے دو قسموں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ اول وہ مالی قربانی جو خالصتہً للہ کی جاتی ہے، جو تقویٰ پر مبنی ہوتی ہے۔ اس کے متعلق الٰہی قانون یہ ہے کہ وہ تھوڑی بھی ہو تو خدا کی نظر میں "بے شمار" کے طور پر مقبول ہو گی۔ اور ایک مالی قربانی وہ ہے جو دنیا کے دکھاوے کے لئے یا دیگر اغراض کی خاطر کی جاتی ہے۔ وہ اگر سونے کے پہاڑوں کے برابر بھی ہو تو وہ نامقبول ہو گی۔ فرماتا ہے کہ اگر تم نے سونے کے پہاڑوں کے برابر اس کی راہ میں خرچ کیا لیکن تقویٰ کی کمزوری کی وجہ سے یا کسی اندرونی گناہ کی وجہ سے خدا تعالیٰ کو وہ دنیا میں نامقبول ہوا تو آخرت میں بھی تمہارے حصہ میں کچھ نہیں لکھا جائے گا۔ اس وقت تمہارا یہ اصرار کہ میں نے تو خدا کی راہ میں اتنا سونا خرچ کیا تھا اتنے خزانے لٹائے تھے اس اعتراض کی، اس وہم کی کوئی بھی حقیقت نہ ہو گی، اس وقت خدا کے سامنے اپنی مالی قربانیاں پیش کرنا کہ فلاں گناہ کے بدلہ میں قربانیاں قبول فرما اور مجھے بخش دے یہ خیال، یہ وہم رد کر دیا جائے گا۔ ایک تو اس کا یہ معنیٰ ہے۔ دوسرا اس کا اور معنیٰ بھی ہے اور وہ یہ کہ مرنے کے بعد جب انسان کا دار العمل سے تعلق کٹ جاتا ہے تو اکثر صورتوں میں اس کی طرف سے پھر وہ قربانیاں پیش نہیں جا سکتیں جو اس نے خود اپنی زندگی میں پیش نہیں کی تھیں اور اگر اس کی اولاد اس کے مرنے کے بعد کروڑہا روپیہ بھی صرف کرے تو اکثر صورتوں میں وہ اس کو نہیں پہنچے گا۔

یہ مضمون کچھ مزید وضاحت چاہتا ہے کیونکہ ہمیں علم ہے کہ ماں باپ کے لئے، اپنے (وفات یافتہ) پیاروں کے لئے ہم خرچ کرتے ہیں، چندے بھی دیتے ہیں، (-) بھی دیتے ہیں۔ جب دار العمل سے اس کا تعلق کٹ گیا تو پھر وہ کیوں مقبول ہو گا؟ اس مسئلہ کو خود حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے کھول دیا ہے۔ پس اس استثناء کو بہر حال مد نظر رکھا جائے گا جو اصدق الصادقین حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے خود فرمایا ہے۔ آنحضور ﷺ کی خدمت میں یہ سوال کیا گیا کہ یا رسول اللہؐ! میری والدہ زندہ تھی تو یہ یہ نیک خرچ کرنے کی تمنا رکھتی تھی، نذر مانے ہوئے تھی اور اس کی بہت خواہش تھی کہ میں خدا کی راہ میں اس اس طرح خرچ کروں لیکن پیشتر اس کے کہ اس کی یہ خواہش پوری ہوتی خدا نے اسے واپس بلا لیا، اب کیا یہ ممکن ہے کہ میں اس خواہش کو اس کے مرنے کے بعد پورا کر دوں اور اس کے نام پر صدقات دیتا رہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا درست ہے تم ایسا کر سکتے ہو۔

اسی طرح اور بھی مختلف شکلوں میں یہ روایت آتی ہے جس سے قطعی طور پر یہ بات سامنے آتی ہے کہ وہ نیکی جو انسان زندگی میں کرتا رہا ہو خصوصاً مالی قربانی اور اس کی حسرت پوری نہ ہوئی ہو، وہ چاہتا ہو کہ اور دے لیکن توفیق نہ پانے کی وجہ سے مزید دے نہ سکا ہو اس کی اولاد جب اس کے نام پر اس کی خاطر خدا تعالیٰ کے حضور کچھ پیش کرے گی تو اللہ تعالیٰ اسے پہنچا دے گا۔ سو گویا یہ وہ حصہ ہے جو مرنے کے بعد بھی اس کے لئے خرچ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن جو شخص دنیا میں نادہند ہو، دنیا میں خدا کے مال کھاتا ہو، اگر وہ مرجاتا ہے تو اس کی امیر و کبیر اولاد کے دل میں اگر یہ وہم پیدا ہو جائے کہ وہ کروڑوں روپیہ

باقی صفحہ 6 پر

یادرفتگان

محمود مجیب اصغر

حضرت قاضی امیر حسین شاہ صاحب

حضرت قاضی امیر حسین صاحب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی کے رفیق اور حضرت مولانا نور الدین صاحب (جو بعد میں امام اول ہوئے) کے ہم وطن اور قریبی دوستوں میں سے تھے آپ کو 1891ء میں 27 سال کی عمر میں حضرت بانی جماعت احمدیہ کی بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی آپ سادات میں سے تھے مغلوں کے زمانے میں آپ کے آباء کو قاضی کا جلیل القدر عہدہ حاصل رہا اس لئے آپ بھی قاضی کے Surname سے معروف ہوئے بیعت کرنے کے جلد ہی بعد آپ قادیان منتقل ہو گئے اور سابقون الاولون میں شمار ہوئے 1905ء میں جب حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی اور حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کی وفات کے بعد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں دینیات کی ایک شاخ قائم فرمائی جو مدرسہ احمدیہ اور بعد میں جامعہ احمدیہ کی شکل اختیار کر گئی تو آپ کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ آپ اس شاخ کے اول مدرس مقرر ہوئے اس طرح سلسلہ کے ابتدائی اور بڑے بڑے مربیان کو پڑھانے کی سعادت آپ کے حصہ میں آئی آپ کے شاگردوں میں بعض بڑے چوٹی کے مربی بنے۔

آپ کا ذکر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بعض مقامات پر فرمایا ہے ازالہ اوہام کی فہرست میں آپ کا نام 89 نمبر پر ہے مدرسہ احمدیہ کی بنیاد کے حوالے سے تاریخ احمدیت میں لکھا ہے "(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے 6 دسمبر 1905ء کو فرمایا کہ ہماری جماعت میں سے اچھے اچھے لوگ مرتے جاتے ہیں چنانچہ مولوی عبدالکریم صاحب جو ایک مخلص آدمی تھے اور ایسا ہی اب مولوی برہان الدین صاحب جہلم میں فوت ہو گئے۔ اور بھی بہت سے مولوی صاحبان اس جماعت میں فوت ہوئے مگر افسوس کہ جو مرتے ہیں ان کا جانشین ہم کو کوئی نظر نہیں آتا" مجھے مدرسہ کی طرف دیکھ کر بھی رنج ہی پہنچتا ہے کہ جو کچھ ہم چاہتے تھے وہ بات اس سے حاصل نہیں ہوئی اگر یہاں سے بھی طالب نکل کر دنیا کے طالب ہی بنتے تھے تو ہمیں اس کے قائم کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی ہم تو چاہتے ہیں کہ دین کے خادم پیدا ہوں۔ ...... مدرسہ تعلیم الاسلام میں ایسی اصلاح ہونی چاہئے کہ یہاں سے واعظ اور علماء پیدا ہوں جو آئندہ ان لوگوں کے قائمقام ہوتے رہیں جو گزرتے چلے جاتے ہیں سب سوچو کہ اس مدرسہ کو ایسے رنگ میں رکھا جاوے کہ یہاں سے .... واعظ اور علماء پیدا ہوں جو دنیا کی ہدایت کا ذریعہ ہوں" حضرت بانی سلسلہ کے اس ارشاد پر بعض احباب نے تو یہ رائے دی کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کو توڑ کر ایک خالص مذہبی مدرسہ کی بنیاد رکھی جائے..... حضرت مولوی نور الدین صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اس خیال کی مخالفت کرتے ہوئے مدرسہ کے قیام و بقاء کے لئے انتہائی جدوجہد کی اور حضرت بانی سلسلہ کے منشاء مبارک کے مطابق یہی مشورہ دیا کہ مدرسہ تعلیم الاسلام قائم رہے مگر اس میں ایسی تبدیلی کر دی جائے کہ حقیقی مقصد کی تکمیل ہو سکے ..... حضرت بانی سلسلہ نے حضرت مولوی نور الدین صاحب اور حضرت صاحبزادہ صاحب کے خیال کو پسند فرماتے ہوئے مدرسہ تعلیم الاسلام میں ہی دینیات کی ایک شاخ کھولنے کا فیصلہ فرمایا..... یہ "شاخ دینیات" جنوری 1906ء کے آخر میں کھل گئی اور اسی شاخ کے قیام سے "مدرسہ احمدیہ" کی بنیاد پڑی۔

مدرسہ احمدیہ یا "شاخ دینیات" کا آغاز نہایت مختصر رنگ میں ہوا۔ ابتداء میں حضرت قاضی امیر حسین شاہ صاحب (اول مدرس) اور مولوی فضل دین صاحب (کھاریاں) دو استاد مقرر ہوئے ان کے بعد حضرت.... کے زمانہ میں ہی حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب بھی اس میں مدرس ہو گئے"

(تاریخ احمدیت جلد سوم مولفہ مولانا دوست محمد صاحب شاہد ص 429' 430)

وہ مدرسہ جس کے اول مدرس حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے زمانہ میں حضرت قاضی امیر حسین شاہ صاحب بنائے گئے اس کی اس قدر اہمیت تھی کہ حضرت مولانا نور الدین صاحب جب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے وصال کے بعد حضرت بانی سلسلہ کے جانشین اور جماعت احمدیہ کے پہلے امام بنے تو انہوں نے اپنے پہلے خطاب میں اس مدرسہ کا ذکر بھی کیا فرمایا ".... پھر تعلیم دینیات' دینی مدرسہ کی تعلیم میری مرضی اور منشاء کے مطابق کرنا ہوگی"

(تاریخ احمدیت جلد سوم ص 567

حضرت قاضی امیر حسین شاہ صاحب کو حضرت مولانا نور الدین صاحب کے ساتھ بہت قریبی تعلق تھا درس کلام الہی کے دوران بھی بعض مقامات پر حضرت مولانا نور الدین صاحب نے آپ کا ذکر کیا ہے جس سے آپ کے علم کلام الہی اور تبحر علمی اور حضرت مولوی صاحب سے خصوصی تعلق کا پتہ لگتا ہے آپ کو یہ بھی سعادت حاصل ہوئی کہ حضرت مولانا نور الدین صاحب کے جموں قیام کے زمانہ میں جب حضرت مولانا کی والدہ ماجدہ کا بھیرہ میں انتقال ہوا تو آپ نے ہی ان کے تجہیز و تکفین کی سعادت حاصل کی چنانچہ حضرت مولانا نور الدین امام اول نے اس امر کا ذکر 27۔ اکتوبر 1908ء کو جناب اکبر شاہ خان نجیب آبادی کو بیت مبارک قادیان میں عید کے روز تفصیلی حالات لکھوائے۔ جسے املاء کر کے انہوں نے مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نور الدین میں شامل کیا۔ حضرت مولانا نور الدین صاحب نے فرمایا۔

"ایک دن ہم اپنے گھر بھیرہ میں تھے یہ وہ زمانہ تھا کہ روم و روس میں لڑائی ہو رہی تھی اور ہندوستان میں روز خبریں مشہور ہوا کرتی تھیں رات کا وقت تھا ہمارے گھر میں ہم سات بھائی اور دو بہنیں اور دونوں ماں باپ تھے پھر ہر ایک بھائی کی غالبا پانچ پانچ چھ چھ اولاد تھی سوائے میرے سب کی شادیاں ہو چکی تھیں گھر خوب بھر رہا تھا میں نے اپنی ماں سے کہا کہ روز خبریں آ رہی ہیں کہ آج اس قدر آدمی مارے گئے آج اس قدر مارے گئے آخر وہ مارے جانے والے کسی کے بیٹے اور بھائی ضرور ہوتے ہوں گے دیکھو ہمارے گھر میں تو ہر طرح امن وامان ہے اور کوئی فکر نہیں۔ بس آپ اپنی اولاد میں سے ایک بیٹے کو یعنی مجھ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دیجئے میری شادی بھی نہیں ہوئی نہ بیوی ہے نہ بچے' یہ سن کر میری ماں نے کہا کہ میرے سامنے بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے غرض میں خاموش ہو رہا اب سنو! تھوڑے ہی دنوں کے بعد ہمارے بھائی مرنے شروع ہوئے جو مرتا اس کی بیوی جو اس کے ہاتھ آتا لے کر گھر سے نکل جاتی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ یہ باقی بھائی قبضہ کر لیں گے اور اسباب میرے قبضہ میں نہ رہے گا رفتہ رفتہ سب مر گئے اور سارا گھر خالی ہو گیا جبکہ میرا تعلق ریاست جموں سے تھا میں ایک دفعہ گرمیوں کے موسم میں اپنے مکان پر آیا وہاں میں اس جگہ جو ہمارے مشترکہ خزانہ کی کوٹھڑی کی عام نشست گاہ کے قریب تھی دوپہر کے وقت سو رہا تھا میری والدہ قریب کے کمرہ میں آئیں انہوں نے قدر زور سے (ہم اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹیں گے) پڑھا کہ میری آنکھ کھل گئی میں نے ان سے کہا کہ صبر کے کلمہ کو اس قدر بے صبری کے ساتھ نہیں کہنا چاہئے پھر میں نے ان سے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ یہ تمام گھر اب ویران اور خالی کیوں پڑا ہے؟ کہا ہاں مجھ کو وہ تیری اس روز رات کی بات خوب یاد ہے اس کا یہ اثر ہے اور مجھ کو ہر ایک بیٹے کی موت کے وقت وہ بات یاد آتی رہی ہے پھر میں نے کہا اور بھی کچھ سمجھ میں آیا؟ کہا کہ ہاں میں جانتی ہوں کہ میرا دم تیرے سامنے نہ نکلے گا بلکہ میں اس وقت مروں گی جبکہ تو یہاں نہ ہو گا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور قاضی امیر حسین نے جو اس وقت موجود تھے کفن دفن کا کام انجام دیا میں اس وقت جموں میں تھا اس کا سبب یہ تھا کہ انہوں نے چاہا تھا کہ نور الدین کفن دفن میں شریک ہو اور ہم اس کے سامنے فوت ہوں گے"

(مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نور الدین ص 175' 176)

ایک درس کلام الہی میں حضرت امام اول نے آپ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "قاضی امیر حسین صاحب نے بھی ایک معنے کئے ہیں وہ اماتت کے معنے (-) پریشانی و پراگندگی کرتے ہیں.... یہ مراد ہے کہ حزقیل کو خدا نے سو سال تک غم اور پریشانی اور حزن مکدر الحیاۃ میں رکھا بیس برس کی عمر میں حزن پیدا ہوا یوروشلم تباہ ہو چکا تھا سات برس تباہی رہی 30 برس میں آباد ہوئی پھر اللہ تعالیٰ نے یوروشلم کو آباد کر دیا تو عزرا نبی تشریف لاتے دیکھا کہ جہاں پانی نہ تھا وہاں کھانے پینے کی تمام چیزیں تازہ بتازہ نوبہ نو (نہ کہ سڑی بسی) وجود ہیں بلکہ مال مویشی اور سواری کے جانور بھی یہ معنے بھی کسی وقت دلچسپی سے خالی نہیں"

(حقائق الفرقان جلد اول ص 416 بحوالہ ضمیمہ اخبار بدر قادیان 6 مئی 1909ء)

اسی طرح ایک اور موقعہ پر حضرت امام اول نے آپ کے بارہ میں درس میں ذکر فرمایا۔

"اسری..) ہمارے قاضی صاحب اس کے معنے کیا کرتے ہیں کہ یہ ہجرت کا بیان ہے (حاشیہ قاضی امیر حسین صاحب مرتب)

(حقائق الفرقان جلد دوم ص 522 بحوالہ ضمیمہ اخبار بدر قادیان 24 فروری 1910ء)

حضرت قاضی امیر حسین شاہ صاحب کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے زمانہ میں بھی پھر حضرت امام اول کے زمانہ میں اور پھر حضرت امام الثانی کے زمانہ کے ابتدائی پندرہ سالوں میں بھی مقدور بھر خدمت دین کی توفیق ملی اور آپ 1930ء میں چھیاسٹھ (66) برس کی عمر میں فوت ہوئے۔

آپ کے مختصر حالات زندگی خاکسار کے والد محترم میاں فضل الرحمان صاحب بسمل (جنہیں رفقاء بانی سلسلہ سے بھی بڑی محبت تھی) نے بھیرہ کی تاریخ احمدیت میں درج فرمائے ہیں والد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

"حضرت قاضی امیر حسین شاہ صاحب ولادت 1864ء بیعت 1891ء وفات 1930ء آپ بخاری سید تھے مغلوں کے عہد میں آپ کے آباء کو قاضی کا جلیل القدر عہدہ حاصل رہا اس لئے یہ خاندان قاضی کے نام سے موسوم ہوا۔

آپ دراز قد' خوش اندام اور سرخ و سفید چہرہ والے تھے متشرع ڈاڑھی رکھتے تھے لباس سادہ مگر پاکیزہ رہتا تھا آپ مروجہ علوم کی تحصیل سے فارغ ہو کر مدرسہ مظاہر العلوم سہارن پور میں مدرس بنے عالم بے بدل اور فاضل اجل تھے۔

آپ کو بہت سعید فطرت ملی تھی حضرت (بانی جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بعثت کا سن کر فوراً ایمان لے آئے جلد ہی نقل مکانی کر کے قادیان چلے گئے اور حضرت بانی سلسلہ کے خصوصی رفقاء میں شامل ہونے کا شرف پایا۔

مدرسہ احمدیہ کے پہلے صدر معلم مقرر ہوئے۔ ساری عمر خدمت دین میں بسر کی۔ معمولی گزارہ پر درس و تدریس کا کام کرتے رہے۔ صابر شکر گزار اور سخی تھے۔ علم کے اتھاہ سمندر تھے۔ فصیح اور خوش گفتار تھے۔ چند الفاظ میں بڑے مطالب ادا فرما دیتے تھے۔ علم حدیث میں آپ کو بڑی دسترس حاصل تھی گفتگو وضع دار اور بامحاورہ ہوتی تھی۔

مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس اور مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب آپ کے شاگرد خاص تھے آپ کے فرزند سعید صاحب مخلص بزرگ ہیں دینی اشعار بھی لکھتے ہیں"۔

(بھیرہ کی تاریخ احمدیت 58)

امامت ثانیہ میں حضرت ملک عبدالرحمان صاحب خادم ایڈووکیٹ اور حضرت مولوی جلال الدین صاحب شمس اور حضرت مولوی ابوالعطاء

باقی صفحہ 5 پر

بشیر احمد شاہد

ممنون احسان

انسانی زندگی میں بعض واقعات ، بعض حادثات کس قدر گہرے نقوش چھوڑتے ہیں۔ انسان اگر احسان کرنے والے کا بدلہ چکانا چاہے بھی تو نہیں چکا سکتا۔ دنیا جہاں کی دولتیں بھی لا کر قدموں میں بکھیر دی جائیں۔ تو وہ بدلہ چکایا ہی نہیں جاسکتا۔

میری زندگی میں بھی ایک ایسا کرب ناک واقعہ پیش آیا۔ میں جب بھی اس حادثہ کا تصور اپنے دل میں لاتا ہوں تو میری ہستی ہل جاتی ہے۔ کہ اگر واقعی میری زندگی کی روشنی گھپ اندھیروں میں بدل جاتی تو پھر کیا ہوتا۔ اور میں کہاں سے کہاں بھٹک جاتا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی جب میں اپنے محسن کو یاد کرتا ہوں جس کی بدولت میں اپنی زندگی کے روشن چراغ مسلسل جلائے رکھنے کے قابل رہا۔ اور آج بھی اپنی اس محسن اور پیاری ہستی کو دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی دعاؤں سے نواز رہا ہوں۔ اور باقاعدہ اس وجود کی بلندی درجات کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور دعا گو ہوں۔ کہ جنّت میں اسسے بلند سے بلند مقام حاصل ہو۔ (اے خدا تو ایسا ہی کیجیؤ گا) وہ میرا محسن آج اس دنیا میں موجود نہیں ہے۔ میں اپنی زندگی کے آخری سانس تک اس کے احسان کو نہ بھلا سکوں گا۔ جس نے ایک بہت بڑے حادثہ پر مجھے فوری میڈیکل ایڈ پہنچا کر میری زندگی کے روشن دیئے کو گل ہونے سے بچالیا تھا۔

مارچ 1952ء کی ایک بھیانک صبح جب میں ایف۔ ایس۔ سی میڈیکل کا سٹوڈنٹ تھا اور دیال سنگھ کالج لاہور میں پڑھتا تھا۔ اپنے سالانہ امتحان سے صرف تین روز قبل کالج کے لیبارٹری روم میں پریکٹیکل کرتے ہوئے سلفیورک ایسڈ (گندھک کا تیزاب) ابلتا ہوا آنکھوں میں پڑ جانے کی وجہ سے شدید زخمی ہو گیا تھا۔ حادثہ اس قدر خطرناک تھا کہ اس موقعہ پر جو پروفیسر صاحب ہمیں پریکٹیکل کروا رہے تھے وہ میری حالت دیکھ کر اور گھبرا کر لیبارٹری روم سے غائب ہو گئے تھے۔ اور میں تھا کہ اپنی تکلیف کی وجہ سے نڈھال ہوا جا رہا تھا۔ اس موقعہ پر میرے ایک احمدی کلاس فیلو برادرم ملک محمد حنیف صاحب (برادر اصغر مکرم ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی) نے جس ہمت اور جوانمردی کا مظاہرہ کیا۔ وہ قابل تحسین تھا اس نے چند لمحوں میں مجھے میو ہسپتال پہنچایا۔ اور فوری رابطہ کر کے مکرم ڈاکٹر سید رمضان علی شاہ صاحب جو اس وقت کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کے پرنسپل اور آئی سپیشلسٹ تھے بلوا کر مجھے میڈیکل ایڈ بہم پہنچائی اور ہسپتال داخل کروایا۔

میرا یہ حادثہ اس قدر خطرناک تھا کہ تمام ڈاکٹرز صاحبان نے بہت مایوسی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ بینائی کسی صورت قائم نہیں رہ سکتی۔ لیکن میرے اس مخلص دوست نے اکیلے ڈاکٹروں کے سامنے ہار نہ مانی۔ اور جو کچھ ممکن ہو سکتا تھا۔ ڈاکٹروں سے کروایا۔ یہ ناچیز جب ایک ماہ سے کچھ اوپر دن ہسپتال رہنے کے بعد ڈسچارج ہوا۔ تو انہی ڈاکٹروں کی حیرانگی کی کوئی انتہا نہ رہی کہ دونوں آنکھوں کی بینائی محض خدا تعالیٰ کے فضل سے قائم تھی۔

OOO

والدین واقفین نو پر گہری نظر رکھیں

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

اگر اب ہم ان کی پرورش اور تربیت سے غافل رہے تو خدا کے حضور مجرم ٹھہریں گے اور پھر ہرگز یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اتفاقاً یہ واقعات ہو گئے ہیں۔ اس لئے والدین کو چاہئے کہ ان بچوں کے اوپر سب سے پہلے خود گہری نظر رکھیں۔

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

"بچپن ہی سے ان کی اعلیٰ تربیت کرنی شروع کر دیں اور اعلیٰ تربیت کے ساتھ ان کو بچپن ہی سے اس بات پر آمادہ کرنا شروع کریں کہ تم ایک عظیم مقصد کے لئے ایک عظیم الشان وقت میں پیدا ہوئے ہو جبکہ غلبہ (دین حق) کی ایک صدی غلبہ (دین حق) کی دوسری صدی سے مل گئی ہے۔ اس سنگم پر تمہاری پیدائش ہوئی ہے اور اس نیت اور دعا کے ساتھ ہم نے تجھ کو مانگا تھا خدا سے کہ اے خدا! تو آئندہ نسلوں کی تربیت کے لئے ان کو عظیم الشان مجاہد بنا۔ اگر اس طرح دعائیں کرتے ہوئے لوگ اپنے آئندہ بچوں کو وقف کریں گے تو مجھے یقین ہے کہ ایک بہت ہی حسین اور بہت ہی پیاری نسل ہماری آنکھوں کے سامنے دیکھتے دیکھتے اپنے آپ کو خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(از خطبہ 1987-4-3)

OOO

بقیہ صفحہ 4

صاحب جالندھری میں سے ہر ایک کو حضرت امام الثانی نے "خالد احمدیت" کا خطاب دیا تھا حضرت مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری اپنی عمر کے آخری چند سالوں میں "الفرقان" میں اپنے بعض ذاتی واقعات کا ذکر فرمایا کرتے تھے چنانچہ خاکسار کو یاد ہے حضرت مولوی صاحب نے ایک بار بڑی محبت سے اپنے اس استاد "حضرت قاضی امیر حسین شاہ صاحب" کا بھی ذکر فرمایا اور فرمایا کہ جب مولوی صاحب کو جماعت میں خاص مقام حاصل ہوا تو انہیں حضرت قاضی صاحب نے بھیرہ کی علاقائی زبان میں فرمایا کہ کیا مولوی صاحب نے ان کی شاگردی کو "گھرل" کر دیا ہے یعنی انہیں اپنے اعزازات کے موقع پر اپنے اس استاد کا ذکر بھی کرنا چاہئے چنانچہ مولوی صاحب نے ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ حضرت قاضی صاحب اور ہمارے تمام بزرگوں کے درجات بلند فرمائے (اے اللہ تو ایسا ہی کر)

OOO

○

یہ غزلیں مری یہ ترانے مرے
ملاقات کے ہیں بہانے مرے
کھڑے ہیں جو دشمن سرہانے مرے
یہ سب مہرباں ہیں پُرانے مرے
نہ جانے اسے کیوں پسند آ گئے
مرے عذر- حیلے بہانے. مرے
ہے سب آنا جانا اسی کے لئے
نہ آنے مرے ہیں نہ جانے مرے
اسی کے لئے ہیں اسی کی قسم
یہ جتنے بھی ہیں عاشقانے مرے
نہیں ہیں فقط ماہ اور سال ہی
یہ صدیاں مری ہیں زمانے مرے
ندامت کے آنسو ہیں چن لیجئے
یہ تسبیح کے دانے دانے مرے
حقیقت بنے دیکھتے دیکھتے
کبھی خواب تھے جو سہانے مرے
مجھے ڈر کہیں جل نہ جائے چمن
اگر جل گئے آشیانے مرے
پرندوں کو بھی ہوگی شرمندگی
خطا ہو نہ جائیں نشانے مرے
میں کچھ بھی نہیں ہوں مگر بعد میں
بنا لیجئے گا فسانے مرے
ملاقات اب ہوگی مضطر وہیں
سرِ دار ہیں جو ٹھکانے مرے

چوہدری محمد علی

جو خدا تعالیٰ کی عظمت کے لئے اپنے آپ کو چھوٹا بنا دے گا خدا تعالیٰ اس کو خود بڑا بنا دے گا۔

خدا تعالیٰ کے فضل اور فیضان کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو کچھ کر کے دکھاؤ۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بین الملکتی حالات واقعات شخصیات

مشرقی پنجاب اسمبلی کے انتخابات

بھارت کے صوبہ مشرقی پنجاب اسمبلی کے انتخابات میں سکھوں کی اعتدال پسند جماعت اکالی دل اور بھارتیہ جنتا پارٹی کے اتحاد نے انتخابات جیت لئے ہیں۔ اور پرکاش سنگھ بادل نے صوبے کے وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے حلف اٹھالیا ہے۔

گزشتہ 20 برس میں سکھ اکثریت والے اس صوبے میں یہ پہلے پر امن انتخابات تھے۔ سکھوں کی سیاسی جماعت اکالی دل اور ہندوؤں کی انتہا پسند جماعت بھارتیہ جنتا پارٹی نے 117۔ رکنی اسمبلی میں بھاری اکثریت حاصل کرلی ہے۔ اکالی دل کے امیدواروں کو 75 اور بی جے پی کو 18 نشستیں حاصل ہوئیں۔ کانگرس پارٹی نے جو جمعہ کے روز ہونے والے انتخابات سے پہلے صوبے بھر میں چھائی ہوئی تھی صرف 14 نشستیں حاصل کیں۔ کیمونسٹ پارٹی کو صرف دو سیٹیں حاصل ہوئیں۔ چھ نشستیں آزاد امیدواروں کو اور دیگر چھوٹی پارٹیوں کو صرف دو سیٹیں ملیں۔

حتمی نتائج سامنے آنے کے بعد سامنے آنے والی صورت حال کے مطابق بھارتیہ جنتا پارٹی نے اکالی دل (بادل) سے اتحاد کیا تھا جس میں ان کو 117 کے ایوان میں تین چوتھائی اکثریت حاصل ہو گئی ہے۔ ماضی میں پنجاب اسمبلی میں اکثریت پانے والی کانگریس آئی کو بدترین شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اس طرح سے اکالی دل (بادل) ایک بار پھر پنجاب کا اقتدار حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ پرکاش سنگھ بادل اس سے قبل 71-1970 کے انتخابات کے بعد پہلی بار مشرقی پنجاب کے وزیر اعلیٰ بنے تھے۔ وہ 1977ء تک اقتدار میں رہے۔ اب ان کی پارٹی کو تین چوتھائی ووٹوں سے زبردست اکثریت حاصل ہو گئی ہے۔

حالیہ انتخابات پنجاب کے گڑبڑ والے حساس ترین صوبے میں بالکل پر امن منعقد ہوئے۔ یہ پہلے انتخابات ہیں جن میں تشدد آمیز کارروائیاں نہیں ہوئیں۔

یاد رہے کہ سکھوں کی اس سیاسی جماعت کا آزاد خالصتان کی تحریک سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ سکھ قوم طویل خون خرابے سے تنگ آچکی ہے۔ اور سکھوں نے اعتدال پسند جماعت کو اتنی بھاری اکثریت دے کر آزاد خالصتان تحریک کے غبارے سے بھی ہوا نکال دی ہے۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

بلاشبہ بہتوں کے دلوں کے اندر یہی خیال چھپا ہوا موجود ہے جس پر انہیں اطلاع نہیں لیکن وہ خوف کے تمام مقامات جن سے وہ پرہیز کرتے ہیں جن کی چند نظیریں میں لکھ چکا ہوں ان کی نسبت سب کو یقین ہے کہ ان چیزوں کے نزدیک جاکر ہم ہلاک ہو جائیں گے اس لئے ان کے نزدیک نہیں جاتے بلکہ ایسی مہلک چیزیں اگر اتفاقاً سامنے بھی آجائیں تو چیخیں مار کر ان سے دور بھاگتے ہیں۔

سو اصل حقیقت یہی ہے کہ ان چیزوں کے دیکھنے کے وقت انسان کو علم یقینی ہے کہ ان کا استعمال موجب ہلاکت ہے۔ مگر مذہبی احکام میں علم یقینی نہیں ہے بلکہ محض ظن ہے اور اس جگہ روئت ہے اور اس جگہ محض کہانی ہے سو مجرد کہانیوں سے گناہ ہرگز دور نہیں ہو سکتے۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

دے کر خدا سے اس کی گردن چھڑالیں گے یہ محض وہم ہے۔ وہ (۔) جن کے مضمون کا میں نے شروع میں ذکر کیا ہے وہ اس کی راہ میں کھڑی ہو جائیں گی ۔(۔) کی آواز آئے گی۔ نہ دوستی کام آئے گی نہ سودے بازی کام آئے گی' نہ کسی قسم کی سفارش چلے گی۔

پس اس (۔) مضمون کو اس رنگ میں سمجھنے کے بعد ہمیں اپنے چندوں کو نکھارنے کے دو بہت ہی اہم گر مل گئے۔ اول یہ کہ جب ہم خدا کی راہ میں کچھ دیتے ہیں تو اپنے نفس کو خوب کھنگال کر' ہر غیر اللہ کے تصور سے پاک کرنے کے بعد خدا کے حضور پیش کریں۔ نہ اس میں ریاء کا شائبہ ہو اور نہ کسی قسم کی نفس کی ملونی ہو یعنی کوئی دھوکہ نہ ہو' تقویٰ سے گری ہوئی کسی قسم کی کوئی بات نہ ہو۔ جس طرح مالی اپنا پھل صاف ستھرا کر کے اچھی طرح سجا کر منڈی میں لے کر جاتا ہے جس طرح زمیندار بعض دفعہ شلجم دھو' دھو کر اس کی سفیدی نکھار کر منڈی میں لے کر جاتا ہے اسی طرح اپنے اعمال کو خوب نکھار کر اس کا گند دھو کر خدا کے حضور میں مالی قربانی پیش کریں۔ اور جو مالی قربانی یہاں مقبول ہو جائے گی وہاں ضرور مقبول رہے گی۔ اس کے بدلہ میں یقیناً گناہ معاف کئے جائیں۔ اس کے بدلہ میں یقیناً خدا تعالیٰ کے اور کثرت سے انعامات بارش کی طرح نازل ہوں گے۔ لیکن جو قربانی یہاں رد کرنے کے لائق ٹھہرائی گئی اس نے آگے نہیں جانا۔ جو یہاں مردود ہو گئی وہ ہمیشہ کے لئے مردود ہو گئی اس لئے وہ لوگ جو خدا کی راہ میں اموال خرچ کرتے ہیں ان کو جہاں ایک عظیم سعادت نصیب ہوتی ہے وہاں ان کے لئے خوف کا بھی بڑا مقام ہے۔ مال خرچ کرنا کافی نہیں مال کو پاک اور صاف نیتوں کے ساتھ خرچ کرنا ضروری ہے۔ رقم کے کوئی معنی نہیں ہیں۔ اس قربانی کے پیچھے روح کیا کار فرما تھی؟ اس قربانی میں تناسب کتنا تھا؟ یہ وہ چیز ہے جو خدا کے نزدیک اہمیت رکھتی ہے۔ پھر اگر آپ ایسی نیکیاں کرتے ہیں جن نیکیوں کی حسرت لے کر مرنے والے اس دنیا سے اٹھ جاتے ہیں' اگر اولاد اس نیت سے نیکیوں کو جاری رکھے کہ ہمارے والدین کی یہ حسرتیں رہ گئی تھیں تو قیامت تک کے لئے وہ خزانے آپ کے لئے جمع ہوتے رہیں گے اور اس مضمون کی راہ میں (کلام الٰہی) حائل نہیں ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ سے بہتر (کلام الٰہی) کو کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا (۔)

پس ان دو پہلوؤں کو ملحوظ رکھتے ہوئے آج میں وصیت سے متعلق چند باتیں احباب کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ یہ دو راہنما اصول ہیں جن کے تابع ہمیں جماعت سے تعلق رکھنے والے انتظامی معاملات کو بھی سنوارنا ہو گا اور مالی قربانی کرنے والوں کو بھی اپنی قربانی کو سنوارنا ہو گا۔ دینے والوں کو اپنی انفرادی قربانی کو انہی دو کسوٹیوں پر پورا اترتے ہوئے دیکھنے کی تمنا کرنی چاہئے۔ عموماً دیکھا یہ گیا ہے کہ جب کوئی نظام کچھ پرانا ہونے لگتا ہے تو اس میں قانونی ایچ پیچ اور الجھنوں کا اضافہ ہونے لگتا ہے۔ قانون تو اس لئے بنایا جاتا ہے کہ کسی مقصد کی روح کی حفاظت کی جائے لیکن جب زیادہ قانون بننے شروع ہو جائیں تو بعض دفعہ چھلکا ہی چھلکا رہ جاتا ہے اور اندر گودا غائب ہونے لگتا ہے۔ بعض دفعہ پھل اتنے موٹے چھلکوں والے ہو جاتے ہیں کہ اندر صرف نام کو گودا باقی رہ جاتا ہے۔ تنظیموں کو وقتاً" فوقتاً" اس بات کی جانچ پڑتال کرنی چاہئے کہ قانون روح کی حفاظت کر بھی رہا ہے یا نہیں یا خود روح کو مارنے کا موجب بن رہا ہے۔

(از خطبہ فرمودہ 28۔ مارچ 1986ء)

OOO

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 30999 میں نذیر بیگم زوجہ چوہدری مبارک احمد وریاہ قوم کانواں پیشہ خانہ داری عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار لرحمت شرقی ب ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-10-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زرعی رقبہ 7 کنال زمین واقع گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ مالیتی۔/50000 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی 3 تولہ مالیتی۔/15000 روپے۔ 3۔ حق مہر۔/500 روپے وصول شدہ۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نذیر بیگم 18/26 دارالرحمت شرقی ب ربوہ گواہ شد نمبر 1 چوہدری مبارک احمد وریاہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر 2 نذیر احمد باجوہ سیکرٹری مال دارالرحمت شرقی ب ربوہ۔

مسل نمبر 31000 میں ناصر فاروق سندھو ولد رشید احمد اختر قوم سندھو پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جسوکی ضلع گجرات حال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-4-24 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/400 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ناصر فاروق سندھو ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 جلال الدین قمر وصیت نمبر 11224 گواہ شد نمبر 2 انور اقبال ثاقب وصیت نمبر 29113۔

مسل نمبر 31001 میں رشیدہ بیگم زوجہ عبد العزیز وینس قوم جٹ وینس پیشہ خانہ داری عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 6/4 دار الیمن وسطی ربوہ حال چکوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-9-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ۔/1000 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی وزنی 10 تولہ مالیتی۔/40000 روپے اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رشیدہ بیگم 6/4 دار الیمن وسطی ربوہ حال چکوال گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد صدیقی مسل نمبر 30869 گواہ شد نمبر 2 عبد العزیز وینس وصیت نمبر 14882۔

مسل نمبر 31002 میں محمد شفیع خالد ولد اللہ یار قوم بھٹی پیشہ مراقب خدام الاحمدیہ عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 17/23 دار النصر شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-6-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری

کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان نمبر 23/ 17 برقبہ سوا چھ مرلہ واقع دار النصر شرقی ربوہ مالیتی۔/50000 روپے۔ اور پلاٹ برقبہ سوا تین مرلہ واقع چک نمبر 152 شمالی ضلع سرگودھا مالیتی۔/3000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/3400 روپے ماہوار بصورت الاؤنس از خدام الاحمدیہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد شفیع خالد 23/ 17 دار النصر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر1 احمد رؤف خالد 17/ 23 دار النصر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر2 محمد صادق 56/ 20 دار العلوم وسطی ربوہ۔

مسل نمبر 31003 میں امۃ الرحمٰن زوجہ چوہدری محمد اصغر قمر قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 9 صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-11-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ۔/2000 روپے۔ اور زیورات طلائی 700-101 گرام۔ مالیتی۔/41213 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/43213 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ امۃ الرحمٰن کوارٹر نمبر 9 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر1 چوہدری محمد اصغر قمر وصیت نمبر 26591 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 منور احمد وصیت نمبر 19104۔

مسل نمبر 31004 میں سمیرا ملک بنت ملک بشیر احمد قوم ملک پیشہ تدریس عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 6/15 دار الرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-9-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ انگوٹھی وزنی ایک گرام مالیتی۔/800 روپے۔ 2۔ جوڑیاں بالیاں وزنی 3 گرام مالیتی۔/2000 روپے۔3۔ پرانی گھڑی مالیتی۔/200 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/3000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/600 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ سمیرا ملک 6/15 دار الرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر1 منور احمد قاسم وصیت نمبر 19021 گواہ شد نمبر2 خواجہ محمد امین وصیت نمبر 27429۔

مسل نمبر 31005 میں سکینہ بی بی بیوہ عبد الرحمٰن صاحب قوم گھمن جٹ پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 120 فضل عمر ہسپتال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-7-30 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ زیورات طلائی وزنی 7 تولہ مالیتی۔/35000 روپے۔ 2۔ حق مہر 32 روپے۔ کل جائیداد۔/35032 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ سکینہ بی بی بیوہ عبد الرحمٰن کوارٹر نمبر 120 فضل عمر ہسپتال ربوہ گواہ شد نمبر1 محمد خان پسر موصیہ گواہ شد نمبر2 ملک محمد اسحاق وصیت نمبر 16594۔

مسل نمبر 31016 میں سلمان طارق خان ولد محمد رشید طارق قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سلطانپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-7-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/250 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سلمان طارق خان مکان نمبر 31 گلی نمبر 17 سلطانپورہ لاہور گواہ شد نمبر1 سعید احمد نعیم سلطانپورہ لاہور گواہ شد نمبر2 محمد نذیر مکان A/ 6 محلہ کاچھوپورہ لاہور۔

مسل نمبر 31017 میں محمد ابراہیم خان ولد خان بہادر غلام محمد خان گلگتی قوم راجپوت پیشہ کاروبار عمر 75 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رحمان پورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-10-5 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان برقبہ نو مرلہ 129/c رحمان پورہ لاہور مالیتی اٹھارہ لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 3600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد ابراہیم خان 129/c رحمانپورہ لاہور گواہ شد نمبر1 محمد منور خان وصیت نمبر 26657 گواہ شد نمبر2 نصر اللہ محمود بلوچ وصیت نمبر 26459۔

مسل نمبر 31018 میں نسیم اختر زوجہ مبشر احمد باجوہ قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان 1- 18/11- B ضلع ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-9-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ 25000 روپے اور زیورات طلائی 12 تولہ مالیتی 60000 اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ نسیم اختر مکان نمبر 1- 18/11- B ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر1 غلام مصطفیٰ وصیت نمبر 20935 گواہ شد نمبر2 خالد محمود بھٹی ٹاؤن شپ لاہور۔

مسل نمبر 31019 میں رضیہ صدیقی بنت محمد عبد القادر صدیقی قوم صدیقی پیشہ تدریس عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بند روڈ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-11-7 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان نمبر 3 واقع مکی سٹریٹ نمبر 3 ڈھولن والی بند روڈ لاہور اس مکان کا آدھا حصہ میری بیٹی کے نام ہے مالیتی Rs62500 سونا وزنی 4 تولہ مالیتی Rs20000 اس وقت مجھے مبلغ 2900 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ رضیہ صدیقی 3 مکی سٹریٹ ڈھولن والی بند روڈ لاہور گواہ شد نمبر1 محمد بلال پسر موصیہ گواہ شد نمبر2 نذیر احمد محلہ دار الفتوح ربوہ

مسل نمبر 31020 میں سید محمد اختر شاہ ولد سید سخاوت علی شاہ قوم سید پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میٹروول سکیم نمبر1 ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-8-23 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ 50 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سید محمد اختر شاہ A/109 - E بلاک نمبر2 میٹروول کراچی گواہ شد نمبر1 کرامت حسین مختار وصیت نمبر 20448 گواہ شد نمبر2 منور احمد وینس وصیت نمبر 25282۔

مسل نمبر 31021 میں رشید الدین ولد ناصر احمد صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اورنگی ٹاؤن ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-8-23 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رشید الدین 5/1 علی گڑھ کالونی اورنگی ٹاؤن کراچی گواہ شد نمبر1 کرامت حسین مختار وصیت نمبر 20448 گواہ شد نمبر2 منور احمد وینس وصیت نمبر 25282۔

ضرورت لائف گارڈ

○ سوئمنگ پول ربوہ کے لئے لائف گارڈ کی ضرورت ہے یکم اپریل 1997ء تا اکتوبر 1997ء ڈیوٹی ہو گی۔ خواہش مند حضرات جو تیراکی میں مہارت رکھتے ہوں درج ذیل پتہ پر صدر صاحب محلہ کی تصدیق کے ساتھ درخواست بھجوائیں۔

سوئمنگ پول فیکٹری ایریا۔ ربوہ
انچارج سوئمنگ پول۔ ربوہ
معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان
ایوان محمود ربوہ

بقیہ صفحہ 1

کسی کی خاطر تکلیف برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ (-) اور جب خدا تعالیٰ نے انہیں دیا تو ان برکات میں، ان نعمتوں میں، ان اموال میں جو خدا تعالیٰ نے ان کو دیئے اور سب کچھ دیا اور اسی نے دیا۔ اس میں وہ سمجھتے ہیں کہ کوئی اور شریک نہیں ہے۔ سارا ہم ہی سمیٹ کر رکھیں، ہمارے پاس جو کچھ آیا ہے اس میں کسی اور کا حصہ نہ ہو۔

(از خطبہ 2- نومبر 1978ء)

○○○

خبریں

ربوہ : 16 - فروری-1997ء
درجہ حرارت کم از کم درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ نواز شریف کے چھوٹے بھائی شہباز شریف ہوں گے جبکہ چوہدری پرویز الٰہی سپیکر ہوں گے۔ یہ فیصلہ مسلم لیگ نے کیا ہے جبکہ پارلیمانی پارٹی اپنے اجلاس میں توثیق کرے گی۔ پنجاب مسلم لیگ کے صدر چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ بعض اخبارات پارٹی میں اختلافات کا تاثر دیتے رہے جو غلط ہے۔ شہباز شریف کو مکمل فری ہینڈ دیا جائے گا۔ پنجاب اور مسلم لیگ کے عظیم تر مقاصد کے لئے نواز شریف کے مشن کی راہ میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہونے دی جائے گی۔

○ مسلم لیگ نے سندھ کے الٰہی بخش سومرو کو قومی اسمبلی کا سپیکر اور جعفر اقبال کو ڈپٹی سپیکر نامزد کر دیا گیا ہے۔ 186۔ ارکان قومی اسمبلی نے حلف اٹھا لیا۔ ان میں محترمہ بے نظیر بھٹو بھی شامل ہیں۔ نئے ارکان اسمبلی سے سپیکر یوسف رضا گیلانی نے اجتماعی طور پر حلف لیا۔ یاد رہے کہ سپیکر گیلانی حالیہ انتخاب ہار چکے ہیں۔

○ بلوچستان سے تعلق رکھنے والے مسلم لیگ (ن) کے یعقوب ناصر کو سینٹ کے چیئرمین کے طور پر امیدوار نامزد کر دیا گیا ہے۔

○ جن لوگوں نے قومی اسمبلی کے رکن کا حلف نہیں اٹھایا ان میں یعقوب ناصر' شہباز شریف' بگٹی' مصطفیٰ جتوئی' مخدوم امین فہیم' سید غوث علی شاہ سمیت 12۔ ارکان شامل ہیں۔

○ میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ 8 ویں ترمیم سمیت تمام معاملات بعد میں طے کئے جائیں گے۔ پہلے اقتصادی مسائل حل کریں گے۔ محاذ آرائی نہیں چاہتے۔ اپوزیشن اپنا آئینی کردار ادا کرے ہم اپنا کردار نبھائیں گے۔ تمام صوبوں میں بھی ہماری حکومتیں بنیں گی۔ انہوں نے کہا کہ کسی نگران کو کابینہ میں شامل کرنے کا معاملہ زیر بحث نہیں آیا۔ بھاری مینڈیٹ دینے پر عوام کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ وہ اب ہمارے لئے دعا کریں۔

○ پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے نواز شریف کو عوام نے مینڈیٹ دیا ہے۔ استحکام اور اقتصادی خوشحالی کے لئے کام کریں۔ انہوں نے بتایا کہ ہم نے مخدوم امین فہیم کو صدر سے ملاقات کا مینڈیٹ دیا ہے انہوں نے صدر کو سندھ میں پیپلز پارٹی سے ہونے والی زیادتیوں سے آگاہ کیا۔ شناختی کارڈ کی لازمی پابندی اور رمضان المبارک کی وجہ سے ووٹ کم پڑے۔ انتخاب غیر منصفانہ اور غیر شفاف تھے۔ جب منصفانہ ہوں گے تب پتہ چلے گا کہ کس جماعت کو کتنے ووٹ ملے ہیں۔ نئی حکومت سے محاذ آرائی نہیں چاہتے۔ میرے نزدیک ملکی استحکام زیادہ ضروری ہے۔ میوزیکل چیئرز کا کھیل اب ختم ہونا چاہئے۔

○ متوقع وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم اپوزیشن سے خوشگوار تعلقات چاہتے ہیں۔ محاذ آرائی نہیں کریں گے۔ قومی اسمبلی کے رکن کے طور پر حلف اٹھانے کے بعد انہوں نے کہا کہ میری ترجیحات میں قیمتوں میں اضافے کی روک تھام اور روزگار کی فراہمی شامل ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میں اسمبلیوں کی مدت پوری کرنے کی حامی ہوں۔ پیپلز پارٹی پارلیمنٹ سے باہر کوئی مہم شروع نہیں کرنا چاہتی۔ انہوں نے کہا کہ صدر فاروق لغاری کو اب مینڈیٹ حاصل نہیں رہا۔

○ نواز شریف نے "تحریک نجات قرض" شروع کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس کا مقصد پاکستان کے عوام اور ان کی آئندہ آنے والی نسلوں کے سر سے قرض کا بوجھ اتارنے کے لئے قومی سطح پر ایک تحریک چلانا ہے۔ پرویز رشید کو اس تحریک کا کور آرڈی نیٹر مقرر کیا گیا ہے۔ یہ تجویز جس اعلیٰ سطحی اجلاس میں منظور ہوئی اس میں نوجوان صنعت کاروں اور تاجروں کا ایک وفد بھی شامل تھا۔ جنہوں نے اس تحریک کو شروع کرنے کے لئے اخبارات میں اشتہارات دینے کی پیشکش کی۔ اعلان تحریک کے لئے خدمات انجام دینے والے کوئی معاوضہ نہیں لیں گے۔ اس کا باقاعدہ اعلان یکم مارچ کو ایک قومی کنونشن میں کیا جائے گا۔

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ نگرانوں نے تین ماہ میں اتنے اقدامات کئے جو کوئی حکومت پانچ سال میں نہ کر سکی۔ صدر نے قوم کی عزت کا تحفظ کرتے ہوئے پارٹی حکومت ختم کی وہ آئندہ بھی صدر رہیں گے۔ ڈیرہ غازی خان میں فراہمی آب کی ایک سکیم کا افتتاح کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ڈیرہ غازی خان اتنی ترقی کرے گا کہ لاہور سے لوگ دیکھنے آئیں گے۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ بے نظیر جو مرضی کہتی پھریں ہم جواب نہیں دے سکتے۔ ججوں کے یہ شایان شان نہیں ہے کہ وہ کسی سیاستدان کے بیانات کا جواب دیتا رہے۔ انہوں نے کہا کہ آئین کی خلاف ورزی پر بے نظیر کے خلاف کیس آیا تو قانون کے مطابق کارروائی کریں گے۔ ہم مختصر فیصلے میں لکھ چکے ہیں کہ بے نظیر دور کے کیسوں کی گراؤنڈز مختلف تھیں۔ تفصیلی فیصلہ آئے گا تو شکوک و شبہات اور غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی۔ مسلم لیگ کی حکومت قانون سازی کے لئے بہترین کردار ادا کرے گی۔ کسی ادارے کو دوسرے کے دائرہ کار میں مداخلت نہیں کرنی چاہئے۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ نئی اسمبلی جمہوریت کے لئے آخری چانس ہے۔ اسے مدت پوری کرنی چاہئے۔ اتنے بڑے مینڈیٹ کے بعد بھی عوام کی ترجمانی نہیں ہوتی تو اللہ ہی حافظ ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے سابق کے حکومت کے دور میں محاذ آرائی ختم کرنے کی کوشش کی۔ مگر مجھے کامیابی نہیں ہوئی۔ عوام کی توقعات وسائل سے کئی گنا بڑھ گئی ہیں۔ ان کے مسائل حل نہ ہوئے تو سیاستدانوں پر سے اعتماد اٹھ جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن لیڈر دوسری بڑی جماعت کا ہونا چاہئے۔

○ مسلم لیگ (ج) کے صدر مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ میں بے نظیر بھٹو کی خالی کردہ نشست پر الیکشن نہیں لڑوں گا۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف سے اتحاد کرنا' ناممکن ہے۔

○ سکھر کے اناج بازار میں ڈکیتی کے دوران اڑھائی لاکھ روپے لوٹ لئے گئے۔ ایک ملازم مختلف دکانوں سے پیسے وصول کرکے آرہا تھا کہ بھرے بازار میں ڈاکوؤں نے گھیر کر پیسے چھین لئے۔

○ لاہور میں بسنت کے موقع پر 3۔ افراد ہلاک ہوئے۔ 20۔ لاکھ سے زائد مردوں عورتوں اور بچوں نے 50 کروڑ روپے سے زائد کی رقم اس تفریح پر خرچ کی۔ دن بھر رقص' بھنگڑا' دھماکے ڈھول بجانا' آتش بازی اور فائرنگ ہوتی رہی۔ بھوکاٹ کے نعرے بلند ہوتے رہے۔ بجلی کی فراہمی 450 بار معطل ہوئی۔ درجنوں پتنگ بازوں کو مختلف وجوہات پر گرفتار کر لیا گیا۔

○ سندھ کے نگران وزیر اعلیٰ مسٹر ممتاز بھٹو نے نگران حکومت کا قومی مالیاتی ایوارڈ مسترد کر دیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کالا باغ ڈیم بھی نہیں بننے دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر ایم کیو ایم کے مطالبات تسلیم کر لئے گئے تو سندھی تھرڈ کلاس شہری بن جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں سیاست چھوڑ رہا ہوں۔ اب اس میں وہ مزا نہیں رہا۔ انہوں نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے الزام لگایا کہ بے نظیر نے اپنی نشست پر دھاندلی سے ووٹ خریدے۔ ان کے پاس اتنی دولت کہاں سے آئی ہے؟

○ قومی اسمبلی میں اقلیتی ارکان اسمبلی حلف نہ اٹھا سکے۔ کیونکہ الیکشن کمیشن نے ابھی تک ان کی تقرری کا نوٹیفکیشن جاری نہیں کیا تھا۔

○ سندھ کے سابق وزیر اعلیٰ سید عبداللہ شاہ روپوش ہو گئے ہیں۔ ایف آئی اے اور کرائمز برانچ کے اہلکاروں نے ان کی گرفتاری کے لئے مشترکہ حکمت عملی اختیار کرنے پر غور شروع کر دیا ہے۔

○ ایم کیو ایم کے فاروق ستار جو وزارت علیا کے امیدوار ہیں اور جنہوں نے قومی اسمبلی کے رکن کے طور پر حلف نہیں اٹھایا کہا ہے کہ اگر وزیر اعلیٰ سندھ کے شہری علاقوں سے نہ لیا گیا تو ان کا احساس محرومی بڑھے گا۔

○ سندھ میں حکومت سازی کے لئے مسلم لیگ نے ایم کیو ایم سمیت 65۔ ارکان اسمبلی کی حمایت کا دعویٰ کر دیا ہے۔ 16۔ آزاد و اقلیتی ارکان کے علاوہ شہید بھٹو گروپ کے دو۔ افراد کی طرف بھی حمایت کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ جتوئی گروپ سے بھی بات چیت ہونے کا امکان ہے۔

○ ایم کیو ایم کے فاروق ستار نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ دونوں سے بات چیت ہو سکتی ہے انہوں نے کہا کہ اب ان کی جماعت قومی دھارے میں شامل ہے۔

○ نواز شریف اور ولی خان کے درمیان مذاکرات کے نتیجے میں مرکز اور سرحد میں شراکت اقتدار کا معاہدہ طے پا گیا ہے۔ نواز شریف ولی خان سے مذاکرات کے لئے ان کی رہائش گاہ ولی باغ گئے۔

○ امریکہ کی نائب وزیر خارجہ مسز رابین رافیل نے کہا ہے کہ ہم پاکستان کے جمہوری اداروں کو مضبوط بنانے میں مدد دے رہے ہیں۔

○ متوقع وزیر اعظم نواز شریف کی حلف برداری کی تقریب امریکہ میں بھی براہ راست ٹیلی کاسٹ ہوگی۔

○ خلیج ٹائمز نے لکھا ہے کہ صدر اور آرمی چیف نے نواز شریف کو ہدایات دے دی ہیں۔

پاک گولڈ سمتھ ربوہ اقصیٰ روڈ
میاں عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام
فون: 212750 - 212850

• احمدی احباب کیلئے خصوصی رعایت • بغیر ٹانکے کے
جدید ڈیزائنوں میں زیورات تیار کئے جاتے ہیں
ورائٹی و اعتماد کا نام
سرمد جیولرز دوکان نمبر 4 عمر مارکیٹ ڈبلیدار روڈ اچھرہ لاہور
پروپرائیٹرز: شہزاد اسلم، رضوان اسلم

پردہ کلاتھ ہول سیل ریٹ
پر خریدیئے اور سلائی مفت کروائیں۔
یہ پیشکش محدود مدت کیلئے نیز لیڈیز جیکٹس
کی بے شمار ورائٹی کے لئے تشریف لائیں
ناصر نایاب کلاتھ
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
فون: دوکان: 434
گھر: 211244